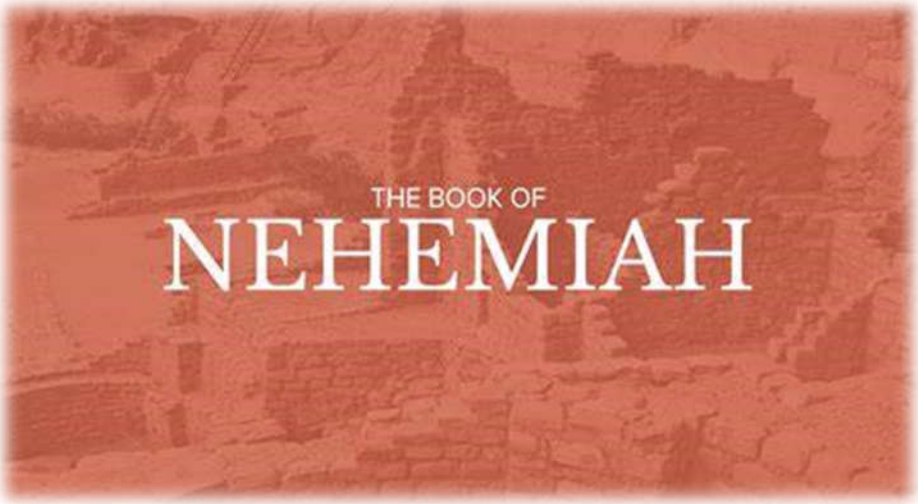

نحمیاہ کی کتاب کا خلاصہ

مصنف: نحمیاہ کی کتاب خصوصی طور پر اپنے مصنف کا نام بیان نہیں کرتی۔ مگر دونوں یہودی اور مسیحی روایات عزرا کو اس کتاب کے مصنف کے طور پر تسلیم کرتی ہیں۔ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ عزرا اور نحمیاہ کی کتابیں اصل میں ایک ہی کتاب تھی جسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

سنِ تحریر: نحمیاہ کی کتاب غالباً 445 قبل از مسیح سے 420 قبل از مسیح کے درمیانی عرصہ میں قلمبند کی گئی تھی۔

تحریر کا مقصد: نحمیاہ کی کتاب بائبل کی تاریخی کتابوں میں سے ایک ہے جو کہ بنی اسرائیل کی بابلی اسیری سے واپسی اور یروشلیم میں ہیکل کی تعمیرِ نو کی کہانی کے بیان کو جاری رکھے ہوئے ہے۔

کلیدی آیات: نحمیاہ 1 باب 3 آیت: "اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ وہ باقی لوگ جو اسیری سے چھوٹ کر اُس صوبہ میں رہتے ہیں نہایت مصیبت اور ذِلّت میں پڑے ہیں اور یروشلیم کی فصیل ٹُوٹی ہُوئی اور اُس کے پھاٹک آگ سے جلے ہُوئے ہیں۔"

نحمیاہ 1 باب 11 آیت: "اَے خُداوند! مَیں تیری مِنّت کرتا ہُوں کہ اپنے بندہ کی دُعا پر اور اپنے بندوں کی دُعا پر جو تیرے نام سے ڈرنا پسند کرتے ہیں کان لگا اور آج مَیں تیری مِنّت کرتا ہُوں اپنے بندہ کو کامیاب کر اور اِس شخص کے سامنے اُس پر فضل کر (مَیں تو بادشاہ کا ساقی تھا)۔"

نحمیاہ 6 باب 15-16 آیات: "غرض باون دِن میں اُلول مہینے کی پچیسویں تاریخ کو شہر پناہ بن چکی۔ جب ہمارے سب دُشمنوں نے یہ سنا تو ہمارے آس پاس کی سب قومیں ڈرنے لگیں اور اپنی ہی نظر میں خُود ذلیل ہو گئیں کیونکہ اُنہوں نے جان لیا کہ یہ کام ہمارے خُدا کی طرف سے ہوا"۔

مختصر خلاصہ: جب نحمیاہ نے یہ خبر سُنی کہ یروشلیم میں ہیکل کی تعمیرِ نو ہو رہی ہے تو اُس وقت وہ ایک عبرانی کی حیثیت سے ملکِ فارس میں تھا۔ وہ یہ جان کر بہت فکر مند ہوا کہ شہر کی حفاظت کے لیے فصیل نہیں ہے۔ اُس نے خدا سے دُعا کی کہ وہ شہر کے بچاؤ کے لیے اُسے استعمال کرے۔ خدا نے اُس کی دُعا کے جواب میں فارس کے بادشاہ ارتخششتا کے دل کو نرم کر دیا جس نے نہ صرف نحمیاہ کو برکت بخشی بلکہ اس منصوبے کے لیے امداد بھی فراہم کی۔ نحمیاہ کو یروشلیم واپس جانے کے لیے بادشاہ کی طرف سے اجازت مل گئی اور وہ اُس علاقے کا حاکم بھی مقرر کر دیا گیا۔

مخالفت اور الزام تراشی کے باوجود دیوار بنائی گئی اور دشمن خاموش ہو گئے۔ لوگ نحمیاہ سے بہت متاثر ہوئے اور شدید مخالفت کے باوجود اُنہوں نے بہت سی دہ یکی، امداد اور انفرادی قوت کے ذریعے سے حیران کن طور پر فصیل کو 52 دنوں میں مکمل کر دیا۔ تاہم یہ اتحاد بہت مختصر وقت کے لیے رہتا ہے کیونکہ جب نحمیاہ کچھ وقت کے لیے یروشلیم سے واپس جاتا ہے تو یروشلیم میں پھر پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ جب نحمیاہ پھر واپس آتا ہے تو وہ فصیل کو مضبوط مگر لوگوں کو کمزور پاتا ہے۔ لہٰذا وہ سخت الفاظ استعمال کرتے ہوئے لوگوں کو اخلاقی تعلیم دینا شروع کرتا ہے۔ "سو مَیں نے اُن سے جھگڑ کر اُن کو لعنت کی اور اُن میں سے بعض کو مارا اور اُن کے بال نوچ ڈالے "(13 باب 25 آیت)۔ وہ لوگوں کی دُعا اور اس بات میں حوصلہ افزائی کے ذریعے حقیقی عبادت کے عمل کو از سرِ نو بحال کرتا ہے کہ وہ خدا کے کلام کو پڑھنے اور اُس سے جڑے رہنے کے وسیلہ سے اپنے ایمان کو مضبوط رکھیں۔

پیشن گوئیاں: نحمیاہ ایک دُعا گو شخص تھا۔ وہ اپنے لوگوں کے لیے بڑے جذبے سے دُعا کرتا تھا (1 باب)۔ خدا کے لوگوں کے لیے اُس کی پُر جوش شفاعت ہمارے عظیم "درمیانی" یسوع مسیح کی پیشن گوئی ہے جس نے یوحنا 17 باب میں درج اپنی دُعا میں اپنے لوگوں کے لیے دردمندی کیساتھ دُعا کی تھی۔ نحمیاہ اور یسوع دونوں خدا کے لوگوں کے لیے گہری محبت رکھتے تھے جس کا اظہار اُنہوں نے خدا کے حضور دُعا اور لوگوں کی خدا کیساتھ صلح کروانے کی صورت میں کیا تھا۔

عملی اطلاق: نحمیاہ نے بنی اسرائیل کے دِلوں میں مُقدس صحائف کی عزت اور محبت کو پروان چڑھانے میں اُنکی مدد اور رہنمائی کی۔ خدا سے محبت کی خاطر اور خدا کی تعظیم اور جلال کو دیکھنے کی خواہش کے باعث نحمیاہ نے بنی اسرائیل کی اُس ایمان اور فرمانبرداری میں ترقی کرنے کے لیے قیادت کی جو خدا بڑے عرصے سے اُن سے چاہتا تھا۔ اسی طرح مسیحیوں کو بھی چاہیے کہ وہ کلامِ مقدس کی سچائیوں سے محبت کریں اور اُن کے لیے اپنے دِلوں میں احترام رکھیں۔ اُن سچائیوں کو یاد رکھیں، اُن پر دن اور رات غور و خوص کریں اور اپنی ہر رُوحانی کمی کو پورا کرنے کے لیے اُن کی طرف رجوع لائیں ۔2 تیمتھیس 3 باب 16 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ "ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راستبازی میں تربیّت کرنے کے لیے فائدہ مند بھی ہے"۔ اگر ہم بنی اسرائیل کی طرح رُوحانی بحالی کا تجربہ حاصل کرنا چاہتے ہیں (نحمیاہ 8 باب 1-8 آیات) تو اس کا آغاز ہمیں خدا کے کلام سے کرنا ہو گا۔

ہم میں سے ہر ایک کو اُن لوگوں کے ساتھ جو رُوحانی یا جسمانی دُکھ کی حالت میں ہیں حقیقی ہمدردی رکھنی چاہیے۔ کسی کے لیے ہمدردی محسوس کرنا مگر مدد کے لیے کچھ نہ کرنا بائبل کے مطابق بالکل بے فائدہ رویہ ہے۔ بعض اوقات دوسروں کی مناسب خدمت کرنے کے لیے ہمیں اپنے آرام کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ کسی بھی مقصد کے لیے سچے دل سے وقت اور پیسہ خرچ کرنے سے پہلے ہمیں اُس مقصد پر مکمل یقین رکھنا ہو گا۔ کیونکہ جب ہم اپنی زندگیوں کو خُدا کی خدمت کے لیے استعمال ہونے دیتے اور خود کو خُدا کی مرضی کے تابع کرتے ہیں تو اُس وقت غیر ایمانداروں کو بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ خدا کا کام ہے۔